رسائل ومسائل

عقیق کی انگوٹھی

سوال:- میں نے ایک چھوٹے سے کتابچہ (غالباً قرشی دواخانہ کی جنتری) میں ایک حدیث کا حوالہ پڑھا، ذہن میں شک سا گزر رہا ہے۔ اسی شک کے رفع کے لیے آج آنجناب کو زحمت دے رہا ہوں۔ حدیث مذکورہ بالا کچھ یوں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عقیق (پتھر) کی انگوٹھی پہنے گا، خدا اُس کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔ اس حدیث .... کے بارے میں جواب سے نواز کر بے چینیوں کو دور فرمائیں۔

۲- میرے پاس حضرت ابوطالب المکی علیہ الرحمہ کی ایک کتاب، طبع شدہ، بہ اہتمام مکتبۃ الحسینیہ، زیرِ نگرانی عبداللطیف شیخ، تاریخ (کتاب غالباً ۱۹۳۲ء کی ہے، صحیح یاد نہیں) کتاب کا نام قوت القلوب ہے (بغیر اعراب کے) عربی رسم الخط میں ہے۔

اگر ادارہ معارفِ اسلامی منصورہ کے مینیجنگ ڈائریکٹر (الحامدی صاحب) سے پوچھ کر لکھیں۔ بندہ ہدیہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن خیال یوں ہے کہ اگر اس کا ترجمہ ہو جائے تو نافع الخلائق ہر عام و خاص ہو جائے۔ دو حصوں میں ہے۔

جواب: یہ روایت کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عقیق (پتھر) کی انگوٹھی پہنے گا خدا اس کی حاجتیں پوری کرے گا۔" اُصولِ شرعیہ سے متصادم ہے۔ اس لیے یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ حاجتوں کے پورا ہونے کے سلسلے میں جو اُصول شریعت سے معلوم ہوتے ہیں اُن میں اسبابِ مادیہ، اعمالِ صالحہ اور دعائیں شامل ہیں۔ کسی چیز کی انگوٹھی پہننا حاجتوں کے پورا ہونے کا سبب صرف اسی طرح بن سکتا ہے کہ اُسے بیچ کر حاجت پوری کی جائے یا پھر

اس طرح کہ اس میں بعض امراض کو دفع کرنے کی طبّی تاثیر اور خصوصیّت مانی جائے - اور اس سے ایسی حاجات جن کا تعلق صحت سے ہو، پورا ہونا مراد ہو، جس طرح عام دواؤں سے ان حاجات کا پورا ہونا مراد ہوتا ہے - لیکن کسی انگوٹھی میں ایسی خصوصیت ماننا جو دائرہ اسباب سے بالاتر ہو کر کام کرے، درست نہیں ہے - اسی طرح انگوٹھی پہننا ایسا عمل صالح بھی نہیں ہے جس پر کچھ دنیوی اثرات ظاہر ہوں -

علامہ سخاوی "المقاصد الحسنہ" میں لکھتے ہیں - "حدیث تختموا العقیق لہ طرق کلھا واھیۃ"[1]

(ترجمہ: "عقیق کی انگوٹھی پہنو" کے سلسلہ میں جو حدیث آئی ہے اس کی تمام سندیں کمزور ہیں)

جن علماء نے اس حدیث کو اپنی کسی کتاب میں درج کر دیا ہے انہوں نے اسے ایسے معنی میں لے کر درج کیا ہے جس کے لحاظ سے یہ حدیث قابل قبول ہو سکتی ہے - چنانچہ علامہ سخاوی لکھتے ہیں.......

ویروی فی اتخاذ الخاتم الذی فص من یاقوت ولا یصح ایضاً قال لابن الاثیر یرید انہ اذا ذھب مالہ باع خاتمہ فوجد بہ غنیً وقال غیرہ بل الاشبہ ان صح الحدیث ان یکون لخاصیۃ فیہ کما ان النار لا تؤثر فیہ ولا تغیرہ وان من تختم بہ امن الطاعون........ وکل ھذا یمکن قولہ فی العقیق ان ثبت[2]-

(ترجمہ:- اور ایسی انگوٹھی جس کا نگینہ یاقوت کا ہو، کے بارے میں جو روایات ہیں وہ بھی صحیح نہیں - ابن اثیر کہتے ہیں کہ اگر حدیث صحیح ہو تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ ایسا شخص

---

[1] حرف التاء، المثناۃ - ص ۷۳

[2] ایضاً ص ۷۳

جس نے یہ انگوٹھی پہنی ہو، بے مال ہونے کی صورت میں اُسے بیچ کر اپنی حاجت پوری کر لے گا اور کچھ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ دل کو لگنے والی توجیہ یہ ہے کہ آپ کا فرمان اس انگوٹھی میں کسی مخصوص طبعی خاصیت کی بنا پر ہو جیسے یہ کہ آگ اس میں اثر نہیں کرتی اور یہ کہ اس کا پہننے والا طاعون کی بیماری سے بچا رہتا ہے۔ اسی طرح کی توجیہ عقیق کی روایت کے بارے میں بھی درست ہے بشرطیکہ وہ صحیح ہو)۔

۲۔ آپ نے ادارہ معارفِ اسلامی کو ایک عمدہ کتاب کا تحفہ بھیجنے کا جو نیک خیال کیا ہے، مولانا خلیل حامدی صاحب نے اس پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور اُمید ظاہر کی ہے کہ آپ اس خیال کو جلد عملی جامہ پہنا کر دوسرے ساتھیوں کے لیے قابلِ تقلید نمونہ پیش کریں گے۔ اس کتاب کو دیکھ کر اس سے ہر طرح کے استفادے کی کوشش کی جائے گی۔ (ع-م)

قرآن میں لفظ قصہ کے معنی

سوال:۔ مجھے تفہیم القرآن کی دوسری جلد پڑھنے کی سعادت ملی تو میں نے ترجمے میں چند ایسے الفاظ کو پایا ہے جو قابلِ ترمیم یا قابلِ تشریح معلوم ہوتے ہیں۔ بحیثیت مسلمان میں اپنا یہ فرض سمجھتا ہوں کہ اسے آپ کے نوٹس میں لاؤں تاکہ جو کچھ میں سمجھ سکا ہوں یعنی اگر میرا نقطۂ نظر درست ہے تو میری طرف سے حجت پوری ہو جائے۔ تفہیم القرآن کی دوسری جلد یعنی حصہ دوئم میں بہت سے مقامات کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے کہ وہاں پچھلے واقعات کو وقوعہ یا واقعہ لکھنے کے بجائے اس کو "قصہ" لکھا گیا ہے۔ ہمارے ملک اُردو زبان میں قصہ اس کہانی کو کہتے ہیں جس کی حیثیت واقعہ کی طرح ٹھوس نہ ہو، بلکہ مشکوک ہو۔ واقعہ کا مطلب ہے کسی چیز کا وقوع پذیر ہونا۔ اب اگر قرآن پاک پر ہمارا ایمان ہے تو لازماً وہ تمام واقعات جو پچھلی قوموں پر گزر چکے ہیں، ان کو واقعات کی بجائے "قصے" سے تعبیر کرنا (جیسے کوئی قصہ کہانی ہو) ۔ اُصولی طور پر اپنے اُردو پڑھنے والے کے ایمان کو متزلزل کرنے کے مترادف ہوگا۔ اگرچہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ایسا نادانستگی

ہیں ہوا ہوگا۔ آپ براہ مہربانی چند ماہر عالموں سے اس موضوع پر مشورہ کرلیں اور ان کی رائے بھی میری رائے سے مطابقت رکھتی ہو تو ان چند مقامات پر جن کی میں نشاندہی کروں یا جو آپ کے ذاتی نوٹس میں آئیں ترجمے میں ترمیم فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائیں اور اگر ہو سکے تو مجھے بھی مطلع فرمائیں۔

صفحہ نمبر	حاشیہ	لائین	صفحہ نمبر	حاشیہ	لائین
۳۵۷	۸۶	۱	۱۵	۱۳	۱
۳۷۴		۲	۱۸	۱۵	۱
۳۷۸		۹، ۱۷، ۲۳، ۲۴	۴۰	۴۷	۶
۳۷۹		لفظ داستان ۲۰	۴۱	۴۸	۳
۳۸۰		۲	۴۳	۵۰	۳، ۵، ۶
۳۸۱		۱، ۷، ۱۵	۵۸	۷۶	۱
۳۸۲		۲۲، ۲۳	۶۳	۸۳	۱، ۷، ۱۲
۴۳۴	۸۱	۱، ۱۱، ۱۳	۶۴	۸۵	۶
۴۳۵	۷۴	۱	۳۱۲	۹۹	۱
۵۷۳	۱۰۲	۷	۳۳۷	۳۹	۱
۶۹۰		لفظ قصے	۳۴۴	۵۱	۱

تفہیم القرآن کی باقی جلدوں کا ابھی میں نے مطالعہ نہیں کیا ہے، اس لیے ان کے بارے میں آپ خود چیک کرلیں تاکہ ترجمے کی غلطیاں درست کی جاسکیں۔

اس کے علاوہ صفحہ نمبر ۵۰ میں حاشیہ ۹۸ لائین نمبر ۴ میں لفظ دنیوی کی بجائے "دنیاوی" آنا چاہیے۔ میں نے اپنے طور پر جو کوشش کی ہے ممکن ہے کہ مجھ سے بھی چند الفاظ رہ گئے ہوں بہرحال آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مزید غور و فکر کرکے تصحیح فرمالیں۔

جواب: - یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ نے نہ صرف تفہیم القرآن کا مطالعہ کیا، بلکہ تنقیدی نقطۂ نظر سے اس کی عبارات پر خوب غور و خوض بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس شوق میں اضافہ فرمائے۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنے مطالعہ کے نتیجہ میں ایک تجویز بھی ارسال فرمائی ہے۔ ہمارے نزدیک آپ کی یہ کاوش قابل قدر ہے۔

تاہم ہمیں آپ کی تجویز سے اتفاق نہیں۔ اوّلاً اس لیے کہ قرآنِ پاک خود اپنے آپ کو "احسن القصص" قرار دیتا ہے۔ "نحن نقص علیك احسن القصص بما اوحینا الیك هٰذا القرآن" (سورۂ یوسف۔ آیت ۳) (ترجمہ: اے نبیؐ ہم اس قرآن کو تمہاری طرف وحی کر کے بہترین پیرایہ میں واقعات اور حقائق تم سے بیان کرتے ہیں)۔

ثانیاً اس لیے کہ اس آیت کے ترجمہ میں قصّہ کا معنی مولانا مودودی نے حقائق اور واقعات سے کر دیئے ہیں جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مولانا کے نزدیک قصّہ کا معنی حقیقت واقعیہ کے ہیں۔ لہٰذا اصولاً خود مصنّف کی تحقیق کو دوسرے لوگوں کی تحقیقات پر فوقیت دی جائے گی۔

ثالثاً اس لیے کہ "اہل لغت قصہ کا معنی یہ بیان کرتے ہیں۔ حال، خبر، کار، سخن، کہانی، حکایت، بیان، تبصرہ۔ (نور اللغات)۔

اہل لغت میں سے کسی نے یہ نہیں لکھا کہ قصّہ اس کہانی کو کہا جاتا ہے جس کی حیثیت ٹھوس نہ ہو، بلکہ مشکوک ہو۔ اس سلسلہ میں آپ کو غلط فہمی لاحق ہوئی ہے۔ آپ کتب لغت سے اس لفظ کی تحقیق مزید کریں۔

قابل غور یہ بھی ہے کہ مولانا مودودی صاحب کی طرح اُردو اور عربی تفاسیر کے تمام مفسّرین قصّہ اور واقعہ کو ایک قرار دے کر واقعہ کے لیے واقعہ کی طرح قصہ کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے آپ کی تجویز کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تفہیم القرآن ہی کی ایک جلد کے بیس مقامات کی اصلاح نہیں کرنا ہوگی۔ بلکہ اُردو عربی کی تمام تفاسیر میں وسیع پیمانے پر تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔ جو کسی طرح ممکن اور مناسب نہیں ہے۔

اُمید ہے کہ آپ ہمارے جواب پر بھی اسی طرح غور کریں گے جس طرح آپ اپنے زیر مطالعہ کتب کے مضامین پر غور و فکر کرتے ہیں۔

لفظ "دنیاوی" اور "دنیوی" دونوں اُردو میں مستعمل ہیں (دیکھیے فیروز اللغات)۔ (ع۔م)